

## 2182-تارک نماز کے احکام

### سوال

صحیح احادیث میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ تارک نماز کافر ہے اور اگر ہم حدیث کے ظاہر کو لیں جان بوجھ کر حمد نماز ترک کرنے والے کو وراشت کے سارے حقوق سے محروم کیا جائیگا، اور ان کے لیے قبرستان بھی علیحدہ بنایا جائیگا، اور ان کے لیے رحمت اور سلامتی کی دعا، بھی نہیں کی جائیگی، کیونکہ کافر کے لیے امن و سلامتی نہیں۔ ہم یہ مت بھولیں کہ اگر ہم مومن اور غیر مومنوں میں سے نمازی مردوں کا سروے کریں تو چھ فیصد (6%) سے زیادہ نہیں ہو گا، اور خاص کر عورتیں تو اس سے بھی کم۔ چنانچہ مشریعۃ اسلامیہ کی اس سلسلہ میں کیا راتے ہے، اور تارک نماز کو سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کا حکم کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

جان بوجھ کر حمد نماز ترک کرنے والا مسلمان اگر نماز کی فرضیت کا انکار نہ کرے تو اس کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض علماء اسے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں، اور وہ مرتد شاہر ہو گا، اس سے تین یوم تک توبہ کرنے کا کام جائیگا، اگر تو تین دنوں میں اس نے توبہ کر لی تو بہتر و گرنہ مرتد ہونے کی بنابر اسے قتل کر دیا جائیگا، نہ تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی، اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا، اور نہ زندہ اور مردہ حالت میں اس پر سلام کیا جائیگا، اور اس کی بخشش اور اس پر رحمت کی دعا بھی نہیں کی جائیگی زادہ خود وارث بن سکتا ہے، اور نہ ہی اس کے مال کا وارث بن جائیگا، بلکہ اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں رکھا جائیگا، چاہے بے نمازوں کی کثرت ہو یا قلت، حکم ایک ہی ہے ان کی قلت اور کثرت سے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔

زیادہ صحیح اور راجح قول یہی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"بما رے اور ان کے درمیان حمد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترک کی اس نے کفر کیا"

اسے امام احمد نے مسند احمد میں اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

"آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم میں اس موضوع کی دوسری احادیث کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور جمصور علماء کرام کا کہنا ہے کہ اگر وہ نماز کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے اور دین اسلام سے مرتد ہے، اس کا حکم وہی ہے جو پہلے قول میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

لیکن اگر وہ اس کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے اور کامنہ کا مرتب ٹھرے گا، لیکن دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو گا، اسے توبہ کرنے کے لیے تین دن کی مدد دی جائیگی، اگر تو وہ توبہ کر لے الحمد للہ و گرنہ اسے بطور حد قبل کیا جائیگا کافر کی بنابر نہیں۔

تو اس بنا پر اسے غسل بھی دیا جائیگا، اور کفن بھی اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائی جائیگی، اور اس کے لیے بخشش اور مغفرت و رحمت کی دعاء بھی کی جائیگی، اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی کیا جائیگا، اور وہ وراثت بھی سنبھلے گا اور اس کی وراثت بھی تقسیم ہو گی، اجمالی طور پر اس پر زندگی اور موت دونوں صورتوں میں گنگار مسلمان کا حکم جاری کیا جائیگا۔